بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۲۰/۵۵	۱۳ نبوت ۱۳۴۵ ہش ۲۹ رجب ۱۳۸۶ھ ۱۳ نومبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۶۴

اخبار احمدیہ

—٥ حیدر آباد :- (بذریعہ فون) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۰ نومبر کو دس بجے حیدر آباد سے روانہ ہو کر بارہ بجے دوپہر بخیریت بشیر آباد پہنچ گئے تھے. حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ (الحمد للہ)

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور سفر کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات ہونے کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—٥ ربوہ ۱۲ نومبر - کل یہاں نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی. خطبہ میں آپ نے قرآن شریف کی روشنی میں رزق حلال کی اہمیت پر روشنی ڈالی - اس ضمن میں آپ نے ذریعہ معاش کے طور پر تجارت کی برکات کو تفصیل سے واضح فرمایا اور مثال کے طور پر قرون اولیٰ کے مسلمان تاجروں کے نمونہ کو پیش کر کے خدمتِ دین سے متعلق ان کے عظیم الشان کارناموں پر روشنی ڈالی۔ اور آخر میں سورۃ ہود رکوع ۸ کی آیات کی تفسیر بیان کر کے تجارت کے قرآنی اصول واضح فرمائے - اور احمدی تاجروں کو ان اصول کو اپنا دستور العمل بنانے کی تلقین فرمائی۔

—٥ لاہور ۱۱ نومبر (بذریعہ فون) محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ کی صحت کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ ابھی تک بے ہوشی کی حالت طاری ہے۔ اور کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

—٥ ربوہ ۱۲ نومبر - خاکسار کے نانا جان چوہدری عبد المنان خان صاحب کا ٹھ گڑھی (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں) کو بغرض علاج لائل پور سول ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے - وہاں ان کا آج مثانہ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپریشن کی کامیابی اور ان کی صحت والی زندگی کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد السمیع خاں کاٹھ گڑھی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

—٥ کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے لئے دینی نصاب بابت سال ۶۷-۱۹۶۶ء

(۱) قرآن کریم سورۃ النساء کا ترجمہ و مختصر تفسیر } ۷۵ نمبر
(۲) علم کلام ——— اسلام اور جہاد
(۳) انٹرویو عام دینی سوالات } ۲۵ نمبر

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تکمیلِ ایمان کا پہلا زینہ ہر قسم کی بدیوں سے بیزار ہو جاتا ہے

اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان کا دل ہر نوع کی بدی سے بکلّی سرد ہو جائے

"قرآن شریف میں ایک جگہ ذکر کیا ہے کہ دو حالتیں ہوتی ہیں. ایک حالت تو وہ ہوتی ہے کہ یشربون من کاس کان مزاجھا کافوراً یعنی ایسا شربت پی لیتے ہیں جس کی ملونی کافور ہو. اس سے یہ مطلب ہے کہ دنیا کی محبت سے دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ کافور ٹھنڈی چیز ہے اور زہروں کو دبا لیتا ہے. ہیضہ اور وبائی امراض کیلئے مفید ہے. پس پہلا مرتبہ تقویٰ کا وہ ہے جس کو استعارہ کے رنگ میں یشربون کاسا کان مزاجھا کافورا کہا گیا ایسے لوگ جو کافوری شربت پی لیتے ہیں. ان کے دل ہر قسم کی خیانت، ظلم، ہر نوع کی بدی اور بُرے قویٰ سے ٹھنڈے ہوتے ہیں اور یہ بات ان میں طبعاً اور فطرتاً پیدا ہوتی ہے نہ کہ تکلف سے. وہ ہر قسم کی بدیوں سے بیزار ہو جاتے ہیں. یہ سچ ہے کہ یہ معمولی بات نہیں. بدیوں کا چھوڑ دینا آسان نہیں. انجیل کا اکثر حصہ اسی سے پُر ہے کہ بُرے کام نہ کرو مگر یہ پہلا زینہ ہے تکمیلِ ایمان کا - اسی پر قانع نہیں ہو جانا چاہیئے. ہاں اگر انسان اس پر عمل کرے اور بدیوں کو چھوڑ دے تو دوسرے حصہ کیلئے اللہ تعالیٰ آپ ہی مدد دیتا ہے یہ بات انسان منہ سے تو کہہ سکتا ہے کہ میں بدیوں سے پرہیز کرتا ہوں لیکن جب مختلف قسم کے بُرے کام سامنے آتے ہیں تو بدن کانپ جاتا ہے۔

بعض گناہ موٹے موٹے ہوتے ہیں مثلاً جھوٹ بولنا، زنا کرنا، خیانت جھوٹی گواہی دینا اور اتلاف حقوق، شرک کرنا وغیرہ۔ لیکن بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں. جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے. مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بُرا قرار دیا ہے. چنانچہ فرمایا ہے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً. خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے" (الملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۷۲-۲۷۳)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۶۶ء

زمرۂ ولایت اور زمرۂ نبوت

(۳)

آیہ کریمہ محولہ بالا سے پہلے یہ ذکر ہے کہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم بنائیں اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیصلہ کریں اس کو مان لیں اس کا اجر ان کو یہ ملے گا کہ اللہ تعالےٰ ان کو سیدھی راہ پر ہدایت کرے گا۔ اور آیہ کریمہ کے بعد میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ اطاعت کی وجہ سے ان پر اللہ تعالےٰ کا فضل ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ اطاعت گزاروں کو جو نبیوں۔ صدیقوں۔ شہدا اور صالحین کی معیت میسر آئے گی۔ یہ ان پر اللہ تعالےٰ کا بڑا فضل ہوگا۔ اس سے واضح ہے کہ یہ فضل اسی دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی آنا ہی نہیں تو ایسے لوگوں کو جو خدا اور رسول کی اطاعت کریں گے نبیوں کی معیت پانے کا نعوذ باللہ جھوٹا وعدہ دیا گیا ہے۔

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ ولو انا کتبنا علیھم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم ما فعلوہ الا قلیل منھم ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیرا لھم واشد تثبیتا۔ واذا لاتینٰھم من لدنا اجرا عظیما۔ ولھدینٰھم صراطا مستقیما۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔ ذالک الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما۔ (نساء آیت ۶۵ تا ۷۳)

ترجمہ اور ہم نے کوئی رسول (بھی) سوائے اس غرض کے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے نہیں بھیجا اور جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر (اس وقت) وہ تیرے پاس آتے اور اللہ سے بخشش چاہتے اور رسول (بھی) ان کے حق میں بخشش طلب کرتا تو وہ ضرور اللہ کو بہت شفقت کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا پاتے۔ پس تیرے رب کی قسم ہے کہ جب تک وہ (ہر) اس بات میں جس کے متعلق ان میں جھگڑا ہو جائے تجھے حکم نہ بنائیں (اور) پھر جو فیصلہ تو کرے اس سے اپنے نفوس میں کسی قسم کی تنگی نہ پائیں اور پورے طور پر فرمانبردار (نہ) ہو جائیں ہرگز ایماندار نہ ہوں گے۔ اور اگر ہم انہیں (یہ) حکم دیتے کہ تم اپنے آپ کو قتل کردو یا یہ کہ اپنے گھروں سے نکل جاؤ۔ تو ان میں سے چند کے سوا (باقی) یہ (کام) نہ کرتے۔ اور اگر وہ جس (کام) کی انہیں نصیحت کی جاتی اسے کر لیتے تو ان کے لئے بہتر اور زیادہ پختگی کا موجب ہوتا۔ اور اس صورت میں ہم انہیں یقیناً اپنے پاس سے (بہت) بڑا بدلہ دیتے۔ اور (نیز) ہم انہیں ضرور سیدھا راستہ دکھاتے۔ اور جو (لوگ بھی) اللہ اور اس رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے۔ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین (میں) اور یہ لوگ (بہت ہی) اچھے رفیق ہیں۔ یہ فضل اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بہت جاننے والا ہے۔

اس آیہ میں مع کے معنی "من" بھی ہو سکتے ہیں اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے۔ ان کو نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح بنایا جاتا ہے۔ اگر مع کے معنی من بھی لئے جائیں۔ تو پھر بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ اگر اطاعت گزار کو نبیوں۔ صدیقوں۔ شہدا اور صالحین کی صحبت میسر ہوگی۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ امت محمدیہ میں نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالحین پیدا ہوتے رہیں گے۔ یہ لوگ امت محمدیہ سے باہر تو نہیں آئیں گے۔ اور اطاعت خدا و رسول ہی سے ان مدارج کو پہنچیں گے۔ اس طرح اس آیہ کریمہ میں امتی نبی کی بعثت کا امکان بہرطور موجود ہے۔ خواہ لفظ مع کے معنی من کے لئے جائیں یا نہ لئے جائیں۔

بات یہ بیان کی جا رہی ہے کہ رسولوں کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ رسول بھیجے ہی اس لئے جاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مومن تم کو (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کو حکم مانیں۔ اور جو تو فیصلہ کرے۔ اس کو بسر و چشم قبول کریں۔ پھر اللہ تعالےٰ اطاعت کا معیار بتاتا ہے کہ مکمل مومن وہی ہے کہ جس کو اللہ تعالےٰ حکم دے کہ اپنے تئیں قتل کر دے۔ تو وہ اس حکم کو بھی بجا لائے۔ کیونکہ ایمان کی پختگی کا یہی ثبوت ہے۔ اور اس کا بڑا اجر ہے۔ الغرض ان آیات میں اطاعت پر زور دیا گیا ہے۔ اور اطاعت کا انعام بتایا گیا ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ

لھدینٰھم صراطا مستقیما

یعنی ہم انہیں ضرور سیدھا راستہ دکھاتے۔ اس کے آگے آیہ من یطع اللہ والرسول یعنی جو لوگ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے۔ جن پر اللہ تعالےٰ نے انعام کیا ہے۔ یعنی انبیاء۔ صدیقین وغیرہ پھر کہا ہے کہ یہ اچھے رفیق ہیں اور بتایا ہے کہ یہ فضل اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے جو بہت جاننے والا ہے کہ اطاعت کرنے والوں کو انعام یافتگان میں شامل کیا جائے گا۔ یعنی نبی۔ صدیق۔ شہید یا صالح بنایا جائے گا۔ یا ان کی معیت انہیں حاصل ہوگی۔

الغرض قرآن کریم سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی کو نبی بنا سکتا ہے۔ جس میں امتیت کی صفات بکمال پائی جائیں۔ یعنی جو آیہ کے مطابق اطاعت خدا و رسول میں کامل ہو۔

مغالطہ

وہ از روئے حدیث نبی امتی بھی ہے
اور از روئے حدیث نبی وہ نبی بھی ہے

ہم مانتے ہیں جس کو بنائے خدا نبی
جو ہے نبی خدا کا وہ اس کا ولی بھی ہے

یوں زمرۂ ولایتِ حق میں ہر اک نبی
داخل ہے بالضرور اگرچہ کوئی بھی ہے

یا خود مغالطہ میں ہے غافل پڑا ہوا
یا پھر مغالطہ میں ہے عمداً وہ ڈالتا

تنویرؔ

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے (منیجر)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج و اسرأ

(مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

(۲)

حدیث سے ثبوت

"اسی طرح احادیث کے بغور مطالعہ سے بھی معراج اور اسراء کا جُدا جُدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ بخاری میں جو قرآن شریف کے بعد اسلامی لٹریچر میں صحیح ترین کتاب مانی جاتی ہے اسراء اور معراج کے علیحدہ علیحدہ باب باندھ کر اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ دو مختلف چیزیں ہیں اور دونوں سفروں کی جُدا جُدا ابتداء بیان کرنے میں بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ یہ ہر دو سفر ایک دوسرے سے جُدا تھے۔ یعنی جہاں اسراء کے متعلق یہ الفاظ آتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کو مکہ سے لے کر بیت المقدس کی سیر کرائی گئی وہاں معراج کے متعلق یہ الفاظ آتے ہیں کہ آپ کو مکہ سے آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ گویا ہر دو سفروں کی ابتداء علیحدہ علیحدہ طور پر مکہ سے ہی ہوئی جس سے ان کا ایک دوسرے سے جُدا اور متغائر ہونا ظاہر و عیاں ہے۔ علاوہ ازیں باوجود اس کے کہ معراج کی حدیث بخاری میں چھ مختلف جگہوں میں بیان ہوئی ہے۔ اور اسی طرح اسراء کی حدیث بھی متعدد جگہ آئی ہے۔ اور بعض جگہ راویوں کی بے احتیاطی سے جُزوی طور پر اسراء اور معراج کے بیان میں کسی قدر خلط بھی ہو گیا ہے لیکن کہیں بھی معراج کے بیان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بیت المقدس کی طرف جانا مذکور نہیں ہوا بلکہ ساری کی ساری روایات میں مکہ سے سیدھا آسمان کی طرف اُٹھایا جانا بیان کیا گیا ہے جس سے معراج کا اسراء سے جُدا ہونا یقینی طور پر ثابت ہے۔ اسی طرح سیرت ابن ہشام میں جو سیرت کی کتابوں میں سب سے زیادہ متداول کتاب ہے۔ معراج اور اسراء کو بالکل علیحدہ علیحدہ طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ تصریح ہے کہ مکہ سے لے کر بیت المقدس تک کے سفر کے بعد آنحضرت صلعم مکہ میں واپس تشریف لے آئے تھے اور معراج کا واقعہ علیحدہ طور پر ہوا تھا۔ اسی طرح مشہور مؤرخ ابن سعد نے بھی معراج اور اسراء کو علیحدہ علیحدہ تاریخوں میں علیحدہ علیحدہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے

ان شہادتوں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ خواہ معراج اور اسراء کا روحانی طور پر آپس میں کوئی تعلق اور رابطہ ہو مگر واقعہ کے لحاظ سے وہ ایک دوسرے سے بالکل مختلف اور متغائر چیزیں تھیں جو جدا جدا طور پر علیحدہ علیحدہ کوائف کے ساتھ وقوع پذیر ہوئیں۔ چنانچہ متقدمین میں سے بھی ایک معتدبہ حصّہ نے معراج اور اسراء کو علیحدہ علیحدہ قرار دیا ہے۔"

(سیرت خاتم النبیین حصہ اوّل صفحہ ۲۵۰-۲۵۱ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایم۔اے)

سفر معراج اور اسراء کب اور کس سال وقوع پذیر ہوئے؟

تاریخی طور پر بھی یہ امر بپایۂ ثبوت پہنچتا ہے کہ معراج اور اسراء کے سفر علیحدہ علیحدہ اوقات میں وقوع پذیر ہوئے تھے اور ان کے درمیان کم از کم چھ سات سال کا فاصلہ تھا۔

چنانچہ معراج کے ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:-

"سورۃ نجم بالاتفاق ۵ سنہ بعد نبوت میں یا اس سے پہلے نازل ہوئی ہے... اور اس کے نزول کے ساتھ ایک عظیم الشان واقعہ کا تعلق ہے کہ اس کے نزول کے متعلق کوئی شبہ ہی نہیں ہو سکتا۔"

اس کے بعد حبشہ کی طرف صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہجرتِ اُولیٰ جو نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب[1] میں ہوئی کے تاریخی واقعہ کا حضور نے ذکر کیا ہے جس کے بعد کفار نے شاہ حبشہ کے پاس اپنا وفد بھیجا جو ناکام واپس مکہ لوٹ آیا اور اس وفد کی واپسی کے بعد ایک دن رسول کریم صلعم کے پاس کفارِ مکہ آئے اور قرآن کریم سُنانے کے لئے کہا۔ آپ نے سورۂ نجم پڑھ کر انہیں سُنائی۔ اس میں سجدہ آتا ہے۔ آپ نے اس پر سجدہ کیا اور سب کفار نے بھی ساتھ ہی سجدہ کیا۔ جس سے شہور ہو گیا کہ مکہ کے سب لوگ یا کم از کم یہ کہ اس کے عمائدین مسلمان ہو گئے ہیں۔ کفار نے بعد میں یہ توجیہہ کی کہ اس سورۃ کو پڑھتے وقت رسول کریم صلعم نے انکے معبودوں کی بھی تعریف کی تھی.... الخ

بالآخر حضور لکھتے ہیں کہ:-

"پہلی ہجرت پر ابھی تین ماہ بھی نہ گزرے تھے کہ بعض مسلمان مکّہ کے لوگوں کے مسلمان ہونے کی خبر سُنکر حبشہ سے مکّہ واپس آگئے۔ اس واقعہ سے جو تمام کتب تاریخ اور احادیث میں مذکور ہے ثابت ہے کہ سورۂ نجم شوال ۵ سنہ بعد نبوت سے یقیناً پہلے نازل ہو چکی تھی اور اس میں چونکہ معراج کا واقعہ درج ہے اس لئے معراج کا واقعہ بھی یقیناً شوال ۵ سنہ بعد نبوت سے پہلے ہو چکا تھا۔"

(تفسیر کبیر صفحہ ۲۷۹ سورۃ بنی اسرائیل)

سورۂ نجم کے نزول کا سن معلوم ہو جانے کے ساتھ معراج کا واقعہ کا سال بھی متعین ہو جانے میں سہولت پیدا ہو جانے کے بعد اب ہم سورۂ بنی اسرائیل میں مذکورہ واقعہ کو لیتے ہیں۔ سو اس کے متعلق تاریخ و حدیث کی روایات ہمیں بتاتی ہیں کہ:-

۱- اسراء کا واقعہ مدینہ کی طرف ہجرت سے چھ ماہ یا ایک سال پہلے گزرا ہے۔ چنانچہ زرقانی شرح مواہب میں اس واقعہ کی نسبت لکھا ہے کہ سن گیارہ (۱۱ سنہ) بعد نبوت ربیع الاوّل یا ربیع الثانی یا رجب یا شعبان میں ہوا ہے۔

(زرقانی جلد اوّل صفحہ ۳۰۶)

۲- مسیحی مؤرخین نے اسے بارہویں سال بعد نبوت میں تسلیم کیا ہے۔

(لائف آف محمد صلعم از میور صفحہ ۱۲۱)

۳- احادیث بھی اس زمانہ کی تصدیق کرتی ہیں۔ چنانچہ ابن مردویہ نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ قال اسری بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ سبعۃ عشر من شھر ربیع الاول قبل الھجرۃ بسنۃ۔ یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلعم کے اسراء کا واقعہ ہجرت سے ایک سال پہلے ۱۷ ربیع الاوّل کو پیش آیا[1]

اسی طرح بیہقی نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ مدینہ تشریف لے جانے سے ایک سال پہلے یہ واقعہ پیش آیا تھا[2] نیز بیہقی نے سدی سے روایت کی ہے کہ ہجرت سے کوئی چھ ماہ پہلے یہ واقعہ پیش آیا تھا[3] اسی طرح ابن سعد نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ یہ واقعہ ایک سال ہجرت سے پہلے ۱۷ ربیع الاوّل کو پیش آیا تھا۔

۴- حدیث معراج سے ثابت ہے کہ پانچ نمازوں کی فرضیت معراج کے واقعہ میں ہوئی۔ اب اگر ان دونو واقعات کو ایک سمجھا جائے تو ماننا پڑے گا کہ پانچوں نمازیں گیارہویں بارہویں سال بعد نبوت فرض ہوئیں جو بالبداہت غلط ہے۔ پانچوں نمازوں کے فرض ہونے کا زمانہ شروع زمانہ نبوی سے ثابت ہے اور سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے پس اس امر سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ معراجِ نبوی نبوت کے ابتدائی ایام میں ہوا ہے جبکہ اسراء کا واقعہ گیارہویں بارہویں سال میں ہوا ہے۔

معراج کے وقت اور زمانہ کی تعیین کے سلسلہ میں علامہ سید سلیمان ندوی بھی بحث کے دوران لکھتے ہیں کہ "اتنی بات پر بلا اختلاف سب کا اتفاق ہے کہ یہ بعثت اور آغازِ وحی کے بعد اور ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے جو مکہ معظمہ میں پیش آیا۔[4]

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:-

"تاریخ۔ احادیث اور عقلی استدلال سب اس امر کی تائید میں ہیں کہ اسراء کا واقعہ گیارھویں بارھویں سال بعد نبوت کا ہے... جبکہ... معراج کا واقعہ پانچویں سال

---

[1] زرقانی شرح مواہب جلد اوّل صفحہ ۱۷۰-۱۷۱

[1]، [2]، [3] خصائل الکبریٰ جلد اوّل صفحہ ۱۶۳

[4] سیرت النبی جلد سوم مصنفہ سید سلیمان ندوی صفحہ ۲۷۶

بعد نبوت سے پہلے کا ہے۔

پس جب ان دونوں واقعات کی تاریخوں میں چھ سات سال کا فرق ہے تو انہیں ایک واقعہ کہنا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔ اور حق یہی ہے کہ معراج کا واقعہ اور ہے اور بیت المقدس کی طرف جانے کا واقعہ بالکل اور ہے۔"

(تفسیر کبیر صفحہ ۲۷۸)

ایک سوال

اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ واقعہ معراج اور اسراء کے بارہ میں اس قدر غلط کیونکر ہو گیا۔ جو بعض انہیں ایک ہی واقعہ اور بعض دو الگ الگ واقعات سمجھتے ہیں اور بعض متعدد دفعہ ان کا وقوع مانتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں تفسیر کبیر کا مندرجہ ذیل اقتباس کافی ہو گا:۔

جواب

"عربی زبان میں خواہ آسمان خواہ آسمان پر جانے کا ذکر ہو یا زمین پر سفر کرنے کا، اگر رات کو کوئی سفر ہو تو اُسے اسراء کہیں گے۔ اس وجہ سے معراج کے متعلق بھی اسراء کا لفظ بولا جاتا تھا اور بیت المقدس کی طرف جانے کے واقعہ کے متعلق بھی اسراء کا لفظ استعمال کیا جاتا تھا کیونکہ یہ دونو واقعات رات کے وقت ہوئے تھے۔ اب ادھر دونوں کے لئے اسراء کا لفظ بولا جاتا تھا اور ادھر ان دونو نظاروں کی کئی باتیں آپس میں ملتی جلتی تھیں۔ مثلاً ۔۔۔۔ "۔۔۔" غرض نام اور کام کی تفصیلات میں ایک حد تک اشتراک پایا جاتا تھا اور روحانی عالم کے عجیب و غریب نظاروں کا ذکر تھا اس لئے بعض راویوں کے ذہنوں میں خلط ہو گیا اور انہوں نے دونوں واقعات کو ایک ہی سمجھ کر ملا کر بیان کرنا شروع کر دیا۔ لیکن جن کا حافظہ زیادہ مضبوط تھا انہوں نے اگر معراج کا واقعہ صحابی سے سُنا تھا تو روایت شروع ہی اس طرح کی کہ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گھر سے اُٹھا کر آسمان کی طرف لے جایا گیا۔ اور اگر انہوں نے صحابی سے اسراء بیت المقدس کا واقعہ سُنا تھا تو انہوں نے بیت المقدس تک کا واقعہ بیان کیا۔ آگے آسمان پر جانے کا ذکر نہیں کیا۔" (تفسیر کبیر صفحہ ۲۸۲-۲۸۳)

اس بات کی وضاحت کے بعد کہ معراج اور اسراء دو الگ الگ واقعات ہیں جو دو علیحدہ علیحدہ سالوں میں وقوع پذیر ہوئے۔ اب میں برعایت اختصار ان ہر دو اصل واقعات کو ان کی قرآن شریف وحدیث میں بیان شدہ تفصیلات کے ساتھ پیش کرتے ہوئے اوّلاً معراج کو لیتا ہوں:۔

معراج النبیؐ کی تفصیل

قرآنی بیان

قرآن مجید میں معراج کی تفصیل سورۃ نجم کے پہلے رکوع کی مندرجہ ذیل آیات سے ملتی ہے:۔

ان ھو الّا وحیٌ یوحیٰ
علّمہٗ شدید القویٰ
ذو مرّۃٍ فاستویٰ۔ وھو
بالافق الأعلیٰ ثمّ دنیٰ
فتدلّیٰ فکان قاب قوسین
أو ادنیٰ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ
ما اوحیٰ۔ ماکذب الفؤاد
مارایٰ۔ افتمٰرونہٗ
علیٰ مایریٰ۔ ولقد راٰہ
نزلۃً اخریٰ۔ عند
سدرۃ المنتھیٰ۔
عندھا جنّۃ الماویٰ۔
اذیغشی السدرۃ
مایغشیٰ۔ مازاغ البصر
وما طغیٰ۔ لقد رایٰ
من اٰیٰت ربّہ الکبریٰ۔

(سورۃ نجم رکوع ۱)

یعنی قرآن کریم ایک وحی الٰہی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جو بڑی طاقتوں والا ہے اور صاحبِ قوت وسطوت ہے۔ محمدؐ رسول اللہ کو یہ علم سکھایا ہے۔ اور اس وقت اس نے یہ کلام نازل کیا جبکہ یہ رسول بلند ہوتا ہوتا اُفقِ اعلےٰ تک جا پہنچا تھا۔ (یعنی سب سے اعلےٰ مقام پر) پھر وہ یعنی محمدؐ رسول اللہ خدا سے اَور قریب ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ بھی آپؐ کی طرف جھکا۔ حتیٰ کہ وہ دونوں یوں ہو گئے جیسے دو کمانوں کے ملنے سے ان کا چلّہ ایک ہو جاتا ہے۔ یعنی کمانیں تو الگ الگ رہتی ہیں مگر تیر چلانے کی جگہ ایک ہو جاتی ہے۔ یعنی دو وتروں کی جگہ گویا ایک ہی وتر ہو گیا اور مقصد و مدعا کے لحاظ سے کوئی دوئی نہ رہ گئی۔ اس موقع پر خدا تعالیٰ نے اپنے اس رسول کو وہ وحی کی جو اسے کرنا تھی۔ اور رسول پاکؐ کے

دار الافتاء ربوہ

ایک سوال اور اس کا جواب

(مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم افتاء ربوہ)

سوال:۔ بیوی نشوز کرتی ہے نافرمان ہے اور فرائضِ زوجیت سے صاف انکاری ہے ایسی صورت میں شرعی ہدایت کیا ہے؟

جواب:۔ خاوند اور بیوی میں اصلاح احوال کے کئی طریق ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل طریقوں کا ذکر قرآنِ مجید میں بھی ہے:۔

۱۔ سمجھانا، وعظ ونصیحت کرنا، اس کے لئے خود بھی انسان کوشش کر سکتا ہے اور دوسرے بزرگوں اور اثر رکھنے والے رشتہ داروں کی مدد بھی لے سکتا ہے۔

۲۔ اگر یہ طریق کامیاب نہ ہو تو زن وشوئی کے تعلقات کو کچھ مدت کے لئے ترک کر دینا بشرطیکہ یہ طرزِ عمل عورت کے رویہ میں تبدیلی کا موجب بنے اور اس کے لئے سمجھ سے کام لینے کا محرک ثابت ہو۔

۳۔ اگر یہ صورت بھی کامیاب نہ ہو تو مناسب سختی سے کام لینے کی اجازت ہے۔ یہ سختی زبانی بھی ہو سکتی ہے اور عملی بھی لیکن مقصد اصلاح ہو انتقام لینا یا غصّہ نکالنا نہ ہو۔

۴۔ اگر اس پر بھی اصلاح نہ ہو تو پھر یہ معاملہ کسی ثالث کے سپرد کر دینا چاہیئے بہتر ہے کہ ہر فریق اپنے کسی رشتہ دار اور ہمدرد کو اپنا ثالث تجویز کرے تاکہ بلا رو رعایت فیصلہ ہو۔ اسی طرح سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قضاء میں بھی مصالحت یا مناسب فیصلہ کے لئے اس معاملہ کو پیش کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ اتنی کوششوں کے بعد بھی اگر اصلاح نہ ہو اور تفریق ضروری ہو جائے تو ثالثان یا قضاء کے فیصلہ اور مشورہ کے مطابق طلاق یا خلع کے لئے قدم اٹھانا چاہیئے۔

۶۔ اگر خاوند طلاق دے تو اس کے لئے مہر ادا کرنا ضروری ہے۔ اور اگر عورت علیحدگی کا مطالبہ کرے اور خلع لینے پر اصرار کرے تو پھر اُسے خاوند کے حق میں مہر چھوڑنا پڑے گا۔

قلبِ صافی نے اس نظارہ کے دیکھنے میں کوئی غلطی نہیں کی بلکہ جو کچھ دیکھا ٹھیک ٹھاک دیکھا اور فی الواقع اس نے ایسا ہی دیکھا تھا۔ کیا اے لوگو تم ہمارے رسول کے ان روحانی مناظر کو شک کی نظر سے دیکھتے ہو حالانکہ اس نے یہ بات ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ دیکھی ہے۔ چنانچہ وہ نظارہ بھی دیکھا جو آپؐ نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا۔ اس سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہی جنّتِ ابدی کا مقام ہے۔ آپؐ نے اس وقت اس نظارہ کو دیکھا تھا جبکہ سدرہ کو ایک عجیب پُر شوکت جلوہ نے ڈھانپ لیا تھا اور اس پر ایک خاص تجلّی کا ظہور ہو رہا تھا۔ اس وقت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نظر نے بھی دیکھنے میں غلطی نہیں کھائی یعنی نہ کوئی بات کم دیکھی نہ زیادہ بلکہ جو کچھ دیکھا ٹھیک دیکھا اُس وقت آپؐ نے اس نظارہ میں خدائے ذو الجلال کے بڑے بڑے نشان ملاحظہ کئے۔

(باقی)

نظارت اصلاح وارشاد کا

رعائتی قیمت پر لٹریچر

ہمارے پاس رعائتی قیمت پر دینے کیلئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمائیں محصول ڈاک اس رعائتی قیمت کے علاوہ ہو گا۔

کتاب	پیسے	روپے
۱۔ شانِ مسیح موعودؑ	۵۰	۰
۲۔ القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین	۵۰	۰
۳۔ حافظ کمیر پوری کے وساوس کا ازالہ	۵۰	۰
۴۔ امام مہدی کا ظہور	۰۰	۲
۵۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء	۵۰	۱
۶۔ " " " ۱۹۶۲ء	۰۰	۲
۷۔ احمدیہ تحریک پر تبصرہ	۵۰	۱
۸۔ نبوت وخلافت کے متعلق اہلِ پیغام اور جماعتِ احمدیہ کا مؤقف	۵۰	۵

(نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب)

میں نے ایک نوٹ میں جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ حضرت چوہدری محمد شریف صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کیا تھا۔ لیکن حکمت الٰہی سے مرحوم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا کے جنازہ کا ذکر نہ کر سکا کیونکہ مجھے جو بستر علالت پر پڑا ہوا ہوں یہ علم ہی نہ ہو سکا تھا کہ اس دن ایک ہی وقت میں دو جنازوں کی نماز ادا کی گئی تھی۔

آج میں اپنے مرحوم بھائی کا جو میری نظر میں حضرت مولوی شیر علی رضی اللہ عنہ صاحب کا نمونہ تھے ذکر کرتا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا مرحوم کے کراچی میں سکونت پذیر ہونے کی وجہ سے مجھے ان سے ذاتی طور پر کوئی زیادہ تعلق قائم کرنے کا موقع نہ ملا۔ مگر ان کی جگہ میرے دل میں ضرور تھی کہ وہ حضرت مولوی شیر علی رضی اللہ عنہ کے فرزند اکبر ہیں۔ پس میں اپنی دلی کیفیت بیان کرتا ہوں کہ مجھے جو صدمہ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب کی مفارقت سے پہنچا ہے۔ قریباً ویسا ہی صدمہ مجھے رانجھا صاحب کی وفات سے پہنچا ہے۔ اس کی تہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی دلی محبت جو وہ مجھ سے رکھتے تھے کارفرما ہے۔ پس ان کی جدائی وہی اثر پیدا کرنے کا موجب بنی جو حضرت مولوی شیر علی صاحب کی جدائی سے ہوا تھا اور پھر اسباب سے بھی غم پہنچا کہ ایسی بزرگ ہستیاں یکے بعد دیگرے جلد جلد داغ مفارقت دیتی جا رہی ہیں۔

رانجھا صاحب کی وفات کئی پہلو سے افسوسناک ہے اوّل یہ کہ ایک نہایت نیک سیرت فرشتہ صفت شخص ہم سے چھن گیا۔ دوم یہ کہ احمدیت کے اخلاص کا ایک اور نمونہ ہم سے رخصت ہو گیا۔ مرحوم کے اخلاص سلسلہ کا پتہ کچھ اس سے چل جاتا ہے کہ آپ چندہ کی ادائیگی میں نمونہ تھے۔ بلکہ کامل نمونہ تھے کہ مرنے پر بہت سا روپیہ وصیت کے حساب میں زائد پایا گیا۔ پھر آپ کی سیرت اس سے واضح ہوتی ہے کہ مرحوم کی حقیقی ہمشیرہ مخترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی شیر علی صاحب نے کل ہی بیان فرمایا کہ حضرت مولوی صاحب کی وفات کے بعد بھائی عبدالرحمٰن مرحوم ابا جان کا ظاہری اور باطنی نمونہ بن گئے تھے۔

آپ کے حسن اخلاق کے متعلق عزیزم ڈاکٹر محمد احمد سلمہ نے ذکر کیا کہ فضل عمر ہسپتال کا ایک نوجوان محمد اسحٰق جو ملاؤ کا کارکن ہے وہ آپ کی میت کو دیکھ کر زار زار روتا تھا اور کہتا تھا کہ میرا باپ مجھ سے جدا ہو گیا۔ اس اسحٰق کو مرحوم نے کراچی میں پہلے اپنے ماتحت ملازم کروا دیا تھا۔ پھر بیٹوں کی طرح اس کا خیال رکھا تھا۔ پس وہ کیوں غم کے آنسو نہ بہاتا کہ وہ مرحوم کے وجود میں باپ والی شفقت دیکھ چکا تھا۔

آخر میں درد بھرے دل کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم رانجھا صاحب کو اپنی آغوش رحمت میں لے لے کہ وہ پاک باپ کا پاک بیٹا تھا

درخواست ہائے دعا

خاکسار کے والد حکیم محمد خورشید صاحب صدر جماعت احمدیہ لکھنؤ کے بوجہ ایک ماہ بیمار رہے ہیں۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ بہت بیمار ہو گئی تھیں اب پہلے سے آرام ہے۔ دونوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو صحت دے۔ (محمد حلیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

۲۔ محترم ماسٹر محمد علی صاحب اظہر مرحوم کے چھوٹے داماد رشید احمد صاحب کا اپریشن ہونے والا ہے کامیابی اور صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (درجہ فضل احمد زعیم انصار اللہ محمود آباد جہلم)

(یاد رفتگان)

آہ نانی جان مرحومہ رضی اللہ عنہا

(مکرم شیخ شریف احمد صاحب ایم۔اے)

میری نانی جان محترمہ رضی اللہ عنہا ۲۷ اگست ۱۹۶۶ء کو چار بجے شام سرگودھا میں ایک لمبی علالت کے بعد ۹۰ سال کی عمر میں وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وکل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں۔ اس لئے اُسی رات بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔

مرحومہ کا نام بیگم بی بی عرف بیگاں تھا۔ ۱۹۰۷ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے مشرف ہوئیں۔ ہمارے نانا مرحوم نے پہلے ہی بیعت کر لی تھی نانا مرحوم نے خود بیعت کرنے کے بعد مرحومہ کو بیعت کے لئے کہا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے تو نماز بھی نہیں آتی۔ میں کیونکر اتنے بڑے بوجھ کو اٹھا سکوں گی۔ نانا مرحوم نے فرمایا کہ جب تم یہ بوجھ اٹھا لو گی۔ تو خدا باقی سب کام خود کر دے گا۔ اس سے آپ کی تسکین ہو گئی اور آپ نے اسی وقت بیعت کا خط لکھوا دیا۔ اس دن کے بعد اپنی وفات تک صوم و صلوٰۃ کی اس قدر پابند تھیں۔ کہ سخت سے سخت بیماری میں بھی نماز قضا نہ کرتی تھیں۔ اسی بات کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپکی اولاد در اولاد بھی نماز کی سختی سے پابند ہے۔

۱۹۲۷ء میں جب میرے نانا جان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ یہ وقت مرحومہ کے لئے ایک خاص آزمائش کا وقت تھا۔ تمام رشتہ دار غیر احمدی تھے۔ اولاد ابھی چھوٹی تھی۔ سب سے بڑے بیٹے ماسٹر محمد عمر صاحب اٹور کی عمر صرف ۱۳ سال تھی۔ باقی سب بھائی بہن ان سے بھی چھوٹے تھے۔ غیر احمدی رشتہ داروں نے مل کر نانی جان مرحومہ سے کہا کہ اب تم ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ اور اپنے پرانے دین پر واپس آ جاؤ جس کی وجہ سے تم احمدی ہوئی تھیں وہ تو فوت ہو گیا۔ اب تمہارا کوئی ذریعہ معاش ہے۔ اور نہ ہی تمہارے بچے کوئی کام کر سکتے ہیں۔ غرض انہوں نے ہر طریق سے زور لگایا کہ احمدیت سے تائب ہو جائیں۔ لیکن نانی جان مرحومہ کا ایمان پہاڑ کی طرح مضبوط ہو چکا تھا۔ باوجود ان ناسا عد حالات کے آپ نے گوارا نہ کیا کہ ان کی پیشکش کو قبول کریں۔ آپ نے غیر احمدی رشتہ داروں کو فرمایا۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ میرے بچے بھوکے مر جائیں لیکن احمدیت کو میں کسی حالت میں ترک نہیں کروں گی غیر احمدی رشتہ داروں نے کہا کہ ہم دیکھیں گے کہ تم کس طرح سے اپنے ان لڑکے اور لڑکیوں کی شادیاں کرو گی۔ پھر میرے بڑے ماموں صاحب سے کہا کہ تم ہی اپنی والدہ کو سمجھاؤ۔ یہ تو تمہیں ہلاک کرنے پر آمادہ ہے بڑے ماموں نے جواب دیا کہ ہم تو ہر حالت میں اپنی والدہ کا ساتھ دیں گے۔ اگر آپ ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتے تو نہ کریں۔ اس پر تمام رشتہ داروں نے آپ کا مکمل بائیکاٹ کر دیا۔ لیکن آپ نے صبر و استقلال سے کام لیا۔ اور ہمیشہ دعاؤں سے ہی کام لیتی رہیں۔ خدا تعالیٰ کا اس قدر فضل ہوا کہ آپ کے لڑکے اور لڑکیوں کی شادیاں بڑے اعلیٰ اور مخلص خاندانوں میں ہوئیں۔ اور سارے کے سارے صاحب اولاد ہوئے۔ آپ نے اپنی وفات کے وقت ۸ لڑکے لڑکیاں۔ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے۔

یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان تھا۔ اور آپ کے صبر و استقلال کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثمرات حسنہ سے نوازا۔

آپ کی ساری زندگی تقویٰ و طہارت کی زندگی تھی۔ زیادہ باتیں نہ کرتی تھیں کہ کہیں کوئی گناہ کی بات منہ سے نہ نکل جائے۔ ہر وقت درود شریف پڑھتی رہتی تھیں اپنی ساری زندگی میں کبھی قسم نہ کھائی اور نہ اپنی زبان سے کسی کو بُرا بھلا کہا۔ اور نہ ہی کسی کا دل دکھایا۔ غریبوں پر بہت رحم کرنے والی تھیں۔ جب کوئی غریب عورت آپ کے پاس آتی تو بڑی شفقت سے اپنے پاس بٹھاتیں اور جو مناسب مدد کر سکتیں خود کرتیں اور اکثر اپنے بچوں کو غرباء کی مدد کرنے کی تلقین کرتیں۔ میری گھر میں موجودگی کے وقت اگر کوئی غریب آ جاتی تو مجھے بھی فرماتیں کہ شریف اپنی طرف سے کچھ صدقہ تم بھی دیدو اللہ تعالیٰ اس سے بہت سی بلاؤں کو دور کر دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے بہت محبت اور والہانہ عقیدت تھی۔ ۱۹۵۴ء میں جب حضور رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب نے گھر پر آ کر اس کی اطلاع دی۔ آپ کو بہت صدمہ ہوا۔ اور بہت عرصہ تک زار و قطار روتی رہیں۔ اور ۲

۲ دعائیں کرتی رہیں۔ مرکز سلسلہ کے ساتھ بھی گہری عقیدت رکھتی تھیں۔ میں نے کئی دفعہ کہا کہ آئیے آپ کو کراچی لے چلوں۔ آپ میرے پاس رہیے۔ آپ یہی فرماتی تھیں کہ یہاں سے تو مرکز نزدیک ہے میں اتنی دور نہیں جا سکتی۔ جہاں مرکز سلسلہ دور ہو جائے اکثر مجھے مجبور کرتیں کہ تم بھی یہاں آ جاؤ۔ مرکز سے دور رہنا ٹھیک نہیں۔

بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے خود حمایت و نصرت فرمائے۔

آمین

دل کی بیماریوں سے محفوظ رہنے کے گُر

موجودہ دور میں دل کی بیماریاں اور بلڈ پریشر کے عوارض بڑی کثرت سے پھیل رہے ہیں ان سے محفوظ رہنے کے بعض اصول روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۲ نومبر ۱۹۶۶ء کے ایک مضمون میں بیان کئے گئے ہیں جو بغرض افادہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

(خاکسار:۔ غلام احمد فرخ مربی۔ حیدرآباد)

روزانہ چار میل۔ ہفتے میں ۲۸ میل چلئے زیادہ نہ کھائیے اور تمباکو نوشی چھوڑ دیجئے: امراض قلب کے ایک مشہور ڈاکٹر پال ڈڈلی وائٹ نے ایک خصوصی انٹرویو میں دل کے مریضوں کو مشورہ دیا۔ اس نے کہا "میں یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوں کہ دل کی بیماریاں موٹر کاروں اور ریفریجریٹروں کی تعداد کے متناسب ہیں۔ موٹر کاروں نے مردوں، عورتوں اور بچوں کو بھی نکما کر دیا ہے اور کھانے پینے کے لئے بالکل تیار، ٹھنڈی، بج من بھاتی چیزوں سے لبالب بھرے ہوئے ریفریجریٹر نے کھانے کی ہوس بڑھا دی ہے۔"

"مشینوں۔ خصوصیت سے کاروں کو بابس کی طرح پہننا" بڑا مضحکہ خیز ہے۔ بہت سے ملکوں اور خاص کر میرے ملک امریکہ میں ہر شخص کے پاس کار ہے۔ عام طور پر میاں بیوی کی اپنی اپنی کار ہے اور بعض گھرانوں کے بچوں کی علیحدہ کاریں ہیں۔ ماں باپ کو آدھے میل تک جانا ہو تو بھی کاروں میں آتے جاتے ہیں ٹھوس کر پیٹ بھرتے ہیں اور انہیں بے تحاشا سگریٹ پیتے دیکھ کر ان پر دو دکشوں چمنیوں کا گمان ہوتا ہے۔"

"ماں باپ اور ڈاکٹر بھی ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں جن کے نوخیز بچے۔ دس سے بیس برس کی عمر کے بچے بڑے فخر سے نقل اتارتے ہیں اور اپنی کاہلی، شکم پری اور تمباکو نوشی کی کثرت سے دل کے روگوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔"

ڈاکٹر وائٹ کے خیال میں عصر جدید غذا کی قلت یا ناقص غذا نہیں بلکہ غذا کی بہتات اور مقوی اور مجرب غذا کے مسئلے سے دوچار ہے۔ میرے خیال میں یہ وقت ہے جب کھاتے پیتے لوگوں کو اپنی غذا کے حصے کر دینے چاہئیں۔ دوسرے لوگوں میں بانٹنے چاہئیں اس طرح وہ دل کی مہلک بیماریوں سے محفوظ رہیں گے۔"

"اور جب کوئی شخص دل کے روگ میں مبتلا ہو جائے تو یہ صرف دل ہی نہیں شریانوں کا بھی برابر کا روگ ہے چھوٹی شریانیں بڑی اہم ہیں۔ جب دس سے بیس برس کے بچے والدین کی دیکھا دیکھی اپنا پیٹ بھرنے کے بعد دستر خوان سے قدم تک نہیں اٹھا سکتے اور ان پر آہستہ آہستہ موٹاپا چڑھنے لگتا ہے تو تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ شریانوں کی تکلیف ہر عمر میں شروع ہو سکتی ہے۔ اور جب پلیٹوں پر بچے کی عمر تیس کے پیٹے میں پہنچتی ہے تو وہ بیمار دل کا بن چکا ہوتا ہے۔"

ڈاکٹر وائٹ ستر برس کی عمر میں اپنے کم عمر ساتھیوں سے بہتر نیلا اور توانا ہے۔ شاید اس لئے "میرے ہم عصر رنگ دن میں پورے دس گھنٹے اپنے ہاتھ سے محنت مشقت کرتے تھے اور زیادہ سے زیادہ بائیسکل کی سواری کرتے تھے اور جب میرے پاس بھی سیر کرنے کا وقت نہیں ہوتا تو میں خود بھی سائیکل استعمال کرتا ہوں۔ ان لوگوں کو خال خال دل کی تکلیف ہوتی تھی۔" ڈاکٹر وائٹ نے کہا! کاش اس زمانے میں اتنی زیادہ مشینیں نہ ہوتیں۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں کہ لوگ انہیں کیوں استعمال کرتے ہیں۔ افسوس صرف اس بات کا ہے کہ وہ انہیں ناجائز استعمال کرتے ہیں اور اسکے عوض خود کو دل کے روگ لگا بیٹھے ہیں۔"

میری قسمت میں تو بس یہ لکھا ہے کہ دنیا کے گوشے گوشے میں جا کر لوگوں کو خبردار کروں کہ وہ ناقص غذا نہیں بلکہ مرغن اور مجرب غذا سے بچیں۔ زیادہ سے زیادہ ورزش کرنے اور تھوڑے سے تھوڑا کھانے کا مشورہ دینے کے سوا میں اور کوئی علاج تجویز نہیں کر سکتا آج کل دوائیں بھی دستیاب ہیں اور جراحی امداد بھی۔ لیکن زیادہ سے زیادہ ورزش، تمباکو نوشی سے پرہیز اور چکنائی کی تھوڑی سے تھوڑی مقدار استعمال کرنے کی نسبت دوسری کوئی چیز اتنی مفید ثابت نہیں ہوتی ایک اچھی مثال قائم کرنے کے لئے میں خود تھوڑا کھاتا ہوں حتی الامکان زیادہ سے زیادہ چلتا ہوں اور سگریٹ کو ہاتھ نہیں لگاتا"

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈاکٹر وائٹ کو جب کبھی فرصت کے دو گھنٹے میسر آئے تو وہ شہر سے نکلے ایئرپورٹ جا نکلے۔

"تحریک جدید کا چندہ دینے سے جنّت ملتی ہے"

حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے چندے کو ابدی جنت کے حصول کا ذریعہ بتایا ہے۔ فرمایا:۔

۱۔ اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا۔ اے مومنو!! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے۔ کہ تم خدا سے جنت مانگو۔

۲۔ دنیا میں آج خدا تعالےٰ کو قریباً ہر گھر سے اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو!!! خدا تعالےٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اسکے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو گے۔

۳۔ سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدارو! کیا تم اسکے باوجود بھی اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا نمونہ نہ دو گے۔

الفضل خطبہ جمعہ ۱۳ر مارچ ۱۹۴۴ء مطبوعہ ۷ر اپریل ۱۹۴۴ء

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کا پروگرام عنقریب مرتب کیا جا رہا ہے۔ جو بہنیں پروگرام میں حصہ لینا چاہتی ہوں۔ وہ براہ جلد اپنی تقریر کے موضوع اور وقت سے مطلع فرمادیں تاکہ ان کے نام پروگرام میں شامل کئے جا سکیں

۲۵ نومبر تک ایسے نام مل جانے چاہئیں

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

امراء صاحبان اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے ضروری درخواست

آپ سب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۲ر نومبر دربارہ وقف عارضی پڑھ لیا ہے۔ حضور نے پانچ ہزار واقفین وقف عارضی کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ آپ احباب سے ایں بھرپور تعاون کے لئے کوشاں ہوں گے۔ دفتر نے وقف عارضی کے لئے فارم طبع کرائے ہیں۔ براہ کرم فوری طور پر مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمادیں۔ اور فارم پر کر کے بھجوائیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

خاکسار ابو العطاء۔ نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

نظارت علیا کی طرف سے ایک ضروری اعلان

قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کا پہلا حصہ شائع ہو چکا ہے جس میں نظارتوں کے فرائض اور اختیارات اور مقامی انجمنوں کے قواعد درج ہیں۔ اس جلد کا ہر جماعت میں ہونا ضروری ہے۔

امراء صاحبان یا صدر صاحبان اپنی اپنی جماعت کے لئے نظارت علیا کے دفتر سے یہ کاپی ایک روپیہ ۲۵ پیسے میں حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ رقم لوکل فنڈ سے ادا کی جا سکتی ہے وی پی نہیں کیا جائے گا۔ دوست مرکز میں آتے رہتے ہیں۔ امراء اور صدر صاحبان کی تحریری تصدیق پر کتاب دے دی جائے گی۔

ناظر اعلےٰ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● حیدرآباد۔ ۱۱ نومبر۔ صدر ایوب نے زرعی تحقیق کرنے والے سائنس دانوں سے کہا ہے کہ وہ اپنی تحقیق کے نتائج کو عملی جامہ پہنائیں تاکہ ملک کی غذائی پیداوار میں اضافہ ہو سکے وہ حیدرآباد سے تقریباً دس میل دور ٹنڈو جام میں اٹمی توانائی کمیشن کے زرعی تحقیقی مرکز کے معائنہ کے دوران سائنس دانوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

صدر ایوب خان نے سائنسدانوں پر زور دیا کہ وہ غذائی مسئلہ سے تعلق رکھنے والے مختلف اداروں کے تعاون اور اصلاح شدہ مشوروں سے ملک کی زرعی پیداوار بڑھانے کے نصب العین کو حاصل کریں۔ صدر کو یہ جان کر مسرت ہوئی کہ اس مرکز نے تین سال کی مختصر مدت میں نہایت شاندار ترقی کی ہے اور اس میں گندم چاول اور کپاس کی ایسی بہتر اور اعلیٰ اقسام تیار کی گئی ہیں، جو پودوں کی مختلف بیماریوں اور ناسازگار حالات کا بہتر طور پر مقابلہ کر سکتی ہیں۔

● کراچی ۱۱۔ نومبر۔ اردن کا چار ارکان پر مشتمل ایک وفد صدر ایوب کی پیشوائی کے لئے عمان سے کراچی پہنچ گیا ہے اس وفد میں وزیر اطلاعات مسٹر عبدالرحمٰن وزیر دربار اور پاکستان میں اردن کے سفیر بھی شامل ہیں۔ یہ وفد صدر ایوب کی پیشوائی کے لئے شاہ حسین نے بھیجا ہے۔ وفد کے ارکان صدر کے ساتھ ۱۳۔ نومبر کو کراچی سے اردن جائیں گے۔ صدر اردن کا سرکاری دورہ کریں گے۔

● ماسکو ۱۱۔ نومبر۔ روس میں پاکستان کے سفیر مسٹر سلیمان علی نے آج روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن سے ملاقات کی۔

● نئی دہلی ۱۱ نومبر۔ پیر کو دہلی میں خونریز مظاہرے ہوئے تھے اس پر کل لوک سبھا میں زبردست ہنگامہ ہوا اور اپوزیشن کے غضب ناک ارکان نے وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا لوک سبھا میں مظاہرہ اس وقت شروع ہوا جب سوشلسٹ پارٹی کے رکن مسٹر مادھو نے چیختے ہوئے کہا مظاہروں کی ذمہ داری مسز اندرا گاندھی پر عائد ہوتی ہے۔ جس پر اپوزیشن کے ارکان نے خوب تالیاں بجائیں۔

مسٹر مادھو نے مسز اندرا گاندھی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہنگاموں کی سب سے زیادہ آپ ذمہ دار ہیں۔ آپ کا فرض تھا کہ آپ صدر بھارت کو یہ بتا دیتیں کہ آپ نااہل ہیں اور حکومت نہیں چلا سکتیں اس موقعہ پر اتنا ہنگامہ ہوا کہ وزیر قانون مسٹر پھاٹک تقریر نہ کر سکے۔ اور سپیکر سردار حکم سنگھ کو اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔

● نیویارک ۱۱ نومبر۔ امریکہ کے اخبار واشنگٹن پوسٹ نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ دہلی کے ہنگاموں کے بعد بھارت میں خونریز ہندو مسلم فسادات شروع ہو جائیں گے۔

اخبار کے نامہ نگار مقیم دہلی نے لکھا ہے کہ دہلی میں جس طرح ہندو انتہا پسندوں نے گائے رکھشا کے لئے پارلیمنٹ پر حملہ کیا ہے اگر وہ اسی طرح مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں تو کوئی تعجب نہیں۔ نامہ نگار کا کہنا ہے کہ بھارت کی کانگریسی حکومت کو کھلا یہ خدشہ ہے کہ ملک میں ہندو مسلم فسادات شروع نہ ہو جائیں۔

● اسلام آباد ۱۱ نومبر۔ وزارت خارجہ کے ایک سینئر افسر مسٹر ظفر الاسلام ملائشیا میں پاکستان ہائی کمیشن کے قیام کے لئے اس ماہ کے آخر میں کوالالمپور جائیں گے۔ دونوں ملکوں کے درمیان گذشتہ سال اکتوبر میں سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے تھے۔ مسٹر ظفر اسلام کو ملائشیا میں پاکستان کا قونصل مقرر کر دیا گیا ہے وہ اس وقت تک ناظم الامور کی حیثیت سے کام کریں گے جب تک کوالالمپور میں پاکستان کا ہائی کمشنر مقرر نہیں کر دیا جاتا۔

● لاہور ۱۱ نومبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر موسیٰ نے ہدایت کی ہے کہ نصابی اور دوسری کتابوں کے جعلی ایڈیشنوں کی اشاعت کو زیادہ سنگین قرار دینے کے لئے فوری طور پر ضروری اقدامات کئے جائیں۔

آج یہاں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ گورنر کو اس قسم کی شکایات موصول ہوئی ہیں کہ نصابی اور بعض دوسری کتابیں ناجائز اور غیر قانونی طور پر شائع کی جا رہی ہیں انہوں نے ان شکایات پر محکمہ تعلیم کو ہدایت کی ہے کہ وہ مرکزی حکومت کو یہ تجویز پیش کرے کہ کاپی رائٹ کی خلاف ورزی کو زیادہ سنگین جرم قرار دینے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

واشنگٹن ۱۱ نومبر۔ امریکہ کی ری پبلک پارٹی نے ایوان نمائندگان کی ۴۷ نشستیں جیت لی ہیں۔ اس سے قبل اس کے پاس صرف ۱۴۰ نشستیں تھیں۔ صدر جانسن کی ڈیموکریٹک پارٹی کو ۲۴۸ نشستیں ملی ہیں۔

دریں اثنا صدر جانسن نے کل ٹیکساس میں اپنے دیہی مکان میں خاموشی سے سارا دن گزارا۔ انہوں نے کل کے انتخاب میں ری پبلکن پارٹی کی شاندار فتح کے متعلق کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔ واضح رہے کہ ایوان نمائندگان میں صدر کی پارٹی کی اکثریت میں کمی ہو جانے کے باعث انہیں اپنا معاشرتی بہبود کا پروگرام منظور کرانے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

● کنساس سٹی ۱۱ نومبر۔ اقوام متحدہ کے مندوبین کو زہریلی گیس کے ذریعے ہلاک کرنے کی ایک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ یہ انکشاف امریکہ کی انتہا پسند تنظیم "سیونی مین" کے ارکان نے عدالت میں کیا۔ جن پر اقوام متحدہ کی عمارت کو بم سے اڑانے کی سازش کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

اس تنظیم کے ایک رکن جیری بروک نے عدالت کو بتایا کہ ہم نے اقوام متحدہ کے ارکان سائنائیڈ کے ذریعہ ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اور ہماری تنظیم نے گذشتہ سال اس منصوبے پر تفصیل سے بحث کی تھی منصوبہ یہ تھا کہ اقوام متحدہ کے ایر کنڈیشنگ کے نظام میں سائنائیڈ ملا دی جائے تاکہ اس کے اثر سے تمام مندوبین ہلاک ہو جائیں۔

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے

حاصل کریں

(مینیجر)

خوشخبری مژدہ خوشخبری

ایک نئی تبلیغی کتاب

برہان ہدایت

عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آ رہی ہے کتاب کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی جماعت کے متعلق یہ پیشگوئی ہے کہ "اللہ تعالیٰ حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا" اس کتاب میں آپ وہ تمام واقعات پڑھیں گے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید علماء کرام فدایان اسلام نے ہر میدان مقابلہ میں سرانجام دیئے اور ہر مخالف کا دلائل اور براہین سے منہ بند کر دیا۔ دلچسپ اور مدلل واقعات کا یہ تاریخی مجموعہ آپ جلد از جلد اپنے اور اپنی اولاد کے اور اپنے زیر تبلیغ احباب کے لئے ابھی سے ریزرو کر دالیں۔ پیشگی قیمت فی نسخہ مبلغ ۵/۰ ادا کرنے والے احباب کے اسماء گرامی بھی بطور دعا و یادگار کتاب میں شائع کر دیئے جائیں گے۔ یہ کتاب تین صد صفحات اور متعدد فوٹو بلاک پر مشتمل ہوگی۔

المعلن: **عبدالرحمٰن مبشر مولوی فاضل**

مؤلف بشارات رحمانیہ، موعود اقوام عالم، دلائل ہدایت وغیرہ

رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازیخاں

طاقت صحت اور قبل از وقت

بڑھاپے کیلئے

ہیلتھ کورس مجرب اور کامیاب دوا ہے۔

تجربہ کے لئے ایک روپیہ مکمل کورس دس روپے

سٹاکسٹ لائف میڈیکل سٹور چوک گھنٹہ گھر ملتان

گھر نیو میڈیکل سٹور نیکھے روڈ سیالکوٹ

تیار کردہ حکیم عبد المجید رفیق ہومیو فارمیسی جیمبر لین گڑھی شاہو لاہور

ماہنامہ **انصار اللہ** ربوہ کے اہم علمی اور تربیتی مضامین سے فائدہ اٹھائیں

سالانہ چندہ صرف ۶ روپے

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ ربوہ)

قرآنی ہدایت سے ثابت ہے کہ عورت کا چہرہ پردہ میں شامل ہے

صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کے عمل سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پھر فرماتا ہے وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ اور چاہیئے کہ وہ اپنی اوڑھنیوں کو کھینچ کر اپنے گریبانوں تک لے آئیں۔ خمار کسی چادر یا دوپٹے کا نام نہیں ہے بلکہ اس رومال کا نام ہے جو کام کرتے وقت عورتیں اپنے سر پر باندھ لیا کرتی ہیں اور جیب عربی زبان میں قمیص کے چاک کو کہتے ہیں۔ جیسے ہمارے ہاں گریبان کہتے ہیں یہ گریبان مختلف طریق سے بنایا جاتا ہے بعض لوگوں میں پیچھے کی طرف ہوتا ہے بعض میں دائیں کندھے کی طرف ہوتا ہے بعض میں بائیں کندھے کی طرف ہوتا ہے بعض میں اگلی طرف ہوتا ہے بعض میں دائیں بائیں دونوں طرف ہوتا ہے۔ عربوں میں چاک کا رواج سامنے یعنی سینہ کی طرف تھا اور عرب کی عورتوں میں رواج تھا کہ وہ بیٹھ اور کندھے پر کپڑا ڈال لیتیں اور سینہ ننگا رکھتیں جس طرح آج کل یورپین عورتیں کرتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ چاہیئے کہ وہ اپنے خمر کو جیوب پر ڈال لیں اور چونکہ ان کے جیوب اگلی طرف ہوتے تھے اس لئے اس کے معنے یہ ہوتے کہ سر پر سے کپڑے کو کھینچ کر نیچے جیوب تک لے آئیں۔ یعنی گھونگھٹ نکال لیں۔ یہ معنے نہیں کہ دوپٹے کی آنچل کو اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں۔ کیونکہ خمار کی آنچل نہیں ہوتی وہ چھوٹا ہوتا ہے اس کے معنے یہی ہیں کہ سر سے رومال کو اتنا نیچا کرو کہ وہ سینہ تک آجائے۔ اور سامنے سے آنے والے آدمی کو منہ نہ نظر آئے۔ یہ ہدایت بتا رہی ہے کہ عورت کا مونہہ پردہ میں شامل ہے مگر بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ عورت کے لئے مونہہ کا پردہ نہیں۔ حالانکہ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کے کیا معنے سمجھے اور پھر صحابہؓ اور صحابیاتؓ نے اس پر کس طرح عمل کیا؟ اس غرض کے لئے جب احادیث اور اسلامی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت مونہہ پردہ میں شامل تھا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رشتہ کے سلسلے میں ایک صحابیہؓ ام سلیمؓ کو بھیجا تھا کہ وہ جا کر دیکھ کر آئے کہ لڑکی کیسی ہے (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ ص ۲۳۱) اگر اس وقت چہرہ کو چھپایا نہ جاتا تھا تو ایک عورت کو بھیج کر لڑکی کا رنگ وغیرہ معلوم کرنے کی ضرورت تھی۔ اسی طرح حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک نوجوان نے اپنے رشتہ کے لئے ایک جگہ پسند کی اور اس نے لڑکی کے باپ سے درخواست کی کہ مجھے اور تو سب باتیں پسند ہیں میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ایک دفعہ لڑکی دیکھنے کی اجازت دے دیں تاکہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے۔ چونکہ اس وقت پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ اس لئے لڑکی کے باپ نے اس کو اپنی ہتک سمجھا اور خفا ہو گیا۔ وہ نوجوان حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے یہ تمام واقعہ بیان کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک پردہ کا حکم ہو چکا ہے مگر یہ غیر عورت کے لئے ہے جس لڑکی سے انسان شادی کرنا چاہے اور لڑکی کے ماں باپ بھی لڑکی کا رشتہ دینے پر آمادہ ہو جائیں تو اسے شادی سے پہلے اگر لڑکا دیکھنا چاہے تو ایک دفعہ دیکھ سکتا ہے تم جاؤ اور لڑکی کے باپ کو میری یہ بات بتا دو۔ وہ گیا اور اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام اسے پہنچا دیا۔ مگر معلوم ہوتا ہے اس کا ایمان ابھی پختہ نہیں تھا اس نے پھر بھی یہی جواب دیا کہ میں ایسا بے غیرت نہیں کہ تمہیں اپنی لڑکی دکھا دوں۔ لڑکی اندر بیٹھی ہوئی یہ تمام باتیں سن رہی تھی۔ جب اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بات سن کر بھی اپنی لڑکی کی شکل دکھانے سے انکار کر دیا تو وہ لڑکی فوراً اپنا مونہہ ننگا کر کے باہر آگئی اور اس نے کہا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مونہہ دیکھ لو تو میرے باپ کا کیا حق ہے کہ وہ اس کے خلاف چلے۔ میں اب تمہارے سامنے کھڑی ہوں تم بے شک مجھے دیکھ لو (ابن ماجہ کتاب النکاح و مسند احمد بن حنبل جلد ۴ ص ۲۴۴) اگر وہ لڑکی کھلے مونہہ پھرا کرتی تو اس نوجوان کو لڑکی کے باپ سے یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ مجھے اپنی لڑکی دکھا دیں اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں اجازت حاصل کرنے کا کیا مطلب تھا۔"

(تفسیر کبیر)

پنجاب یونیورسٹی زونل فٹ بال ٹورنامنٹ میں
تعلیم الاسلام کالج کی شاندار کامیابی

ربوہ ۱۲؍ نومبر۔ پنجاب یونیورسٹی فٹ بال ٹورنامنٹ میں کل ۱۱؍ نومبر کو تعلیم الاسلام کالج فٹ بال ٹیم نے جوہر آباد کالج ٹیم کو صفر کے مقابلہ میں پانچ گول سے ہرا دیا تعلیم الاسلام کالج کے کھلاڑی عبدالستار بشارت احمد اور منیر احمد کپتان نے بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔

اب تعلیم الاسلام کالج ٹیم کا دوسرا میچ گوجرانوالہ کے ساتھ ۱۷؍ نومبر کو گوجرانوالہ میں ہوگا۔ احباب کالج ٹیم کی کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

عبدالرشید غنی ایم۔ایس۔سی۔ صدر فٹ بال ٹیم تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی نمایاں کامیابی

ربوہ ۱۲؍ نومبر۔ ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ کے سلسلہ میں کل تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے اسلامیہ ہائی سکول جھنگ کے خلاف پہلے کرکٹ میچ میں جو جھنگ میں کھیلا گیا نمایاں کامیابی حاصل کی تعلیم الاسلام ہائی سکول نے مجموعی طور پر ۲۵۰ رنز بنائیں جب کہ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ کا مجموعی سکور صرف ۱۳ رنز رہا اور اس کے سب کھلاڑی آؤٹ ہو گئے۔ آج ہمارے سکول کا گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ کے ساتھ میچ ہو رہا ہے احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اقبال سعید کرکٹ انچارج)

وقف جدید کے لئے پچاس ہزار روپیہ چندہ کی اپیل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸؍ اکتوبر ۶۶ء میں احمدی بچوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

"میں آج احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے۔ اسے پُر کر دو۔ اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔"

آگے چل کر فرماتے ہیں:-

"اس تحریک میں جتنے روپے کی ضرورت تھی اس میں تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں جو کمی رہ گئی ہے۔ اس کا بار تم اٹھا لو اور پچاس ہزار روپیہ اس تحریک کے لئے جمع کر دو"

پھر فرماتے ہیں:

"پس اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق و صفا کے ذریعہ اسلام کو باقی ادیان پر غالب کرے گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازہ میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔" آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)